ڈاکٹر اصغر علی بلوچ
لیکچرر شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

گلستانِ سعدی کے انگریزی تراجم

Dr. Asghar Ali Bloch
Lecturer in Urdu , GC University, Faisalabad

English Translations of "Gulistan-e-Saadi"

Gulistan-e-Saadi is held in great esteem in the world literature. This magnum opus is an incarnation of great didactic heritage of Persian literature. It has been translated into various languages of the world of which English language merits generous praise. Jes Demolin, Edword B. East Whick, Ros, E.G. Brown, A.J. Arberry and Mohammad Kazim Kamran have made valuable contribution through their translations by leaving indelible mark on the other languages and literature of the world. In its English translations, it has earned myriad praise in English speaking world. It has given them a new awareness of Oriental studies which is still perennial.

شیخ سعدیؒ کا شمار فارسی زبان کے عظیم شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی علم و ادب کی شمع روشن کرنے میں صرف کر دی اور اب یہ شمع آپ کے ادبی مقام و مرتبے کو جِلا بخش رہی ہے۔

مقبول اور مسلّم کتابوں کے محاسن بیان کرنا یا اُن کی ماہیئت اور ان کے عیب پر استدلال کے ساتھ بحث کرنا کارِ محال ہے۔ ویسے بھی شیخ سعدیؒ جیسے نامور اور معروف دانشور، معلّمِ اخلاق اور شاعر پر چند حروف میں نکتہ چینی کرنا نہایت مشکل امر ہے جبکہ ایک زمانہ ان کی شاعرانہ عظمت کا قائل ہے اور نہ صرف ان کی اپنی زبان یعنی فارسی میں بلکہ دنیا کی ہر قابلِ ذکر زبان میں اُن کی مختلف فکری حیات پر تحریری صورت میں اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ گلستان اور بوستان کے بارے میں حیاتِ سعدی کے مصنف مولانا الطاف حسین حاؔلی کے تاثرات ملاحظہ ہوں:

> ”ان دونوں کتابوں کو شیخ کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب سمجھنا چاہیے۔ ظاہراً فارسی زبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوعِ خاص و عام نہیں ہوئی۔“[1]

گلستان اور بوستان بلاشبہ دنیا کے عظیم ادب میں اپنا نمایاں مقام رکھتی ہیں اور ان دونوں کتابوں کی بدولت شیخ سعدیؒ نے جو

نام کمایا ہے وہ بہت کم ادباء کے حصے میں آیا ہے۔

مولانا قاضی سجاد حسین مترجم ''گلستان'' رقم طراز ہیں:

''دُنیا میں اَن گنت آدمی پیدا ہوئے اور مر گئے، مگر کتنے آدمیوں کو دنیا نے یاد رکھا۔ تاریخ کے صفحات پر گنتی کے آدمیوں کے نام ملتے ہیں یہ آدمی وہ ہیں جو اپنی زندگی میں باقی آدمیوں سے ممتاز رہے اور ایسے کارنامے کر گذرے جنہیں دنیا بھلا نہ سکی۔ شیخ سعدیؒ ایسے ہی ایک خوش نصیب آدمی تھے۔'' [۲]

گلستانِ سعدی کے بے شمار تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوئے۔ مشرق ومغرب کی کوئی ایسی زبان نہیں جس میں اس کے بارے میں نہ لکھا گیا ہو۔ گلستان اور بوستان دونوں کتابیں اہم ہیں اور بقول مولانا حالیؔ:

''اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسنِ قبول، فصاحت، بلاغت، تہذیبِ اخلاق، پندونصیحت اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہم اگر ایسی مشابہت رکھتی ہیں کہ ایک کو دوسری پر ترجیح دینی مشکل ہے بلکہ ان پر عربی کا یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ ''احدھما افضل من الآخر'' لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستان کو بوستان پر ترجیح دی جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔'' [۳]

بوستان، تصنیف ۶۵۵ھ/ ۱۲۵۷ء کے دو ایک سال بعد گلستان لکھی گئی۔ درحقیقت یہ دونوں شہرۂ آفاق کتابیں ہیں ویسے تو ان کے علاوہ پندنامہ، غزلیں، صاحب نامہ، مقطعات، مضحکات اور رباعیات ومفردات کی صورت میں سعدی شیرازی کا کلام متنوع صورتوں میں موجود ہے لیکن گلستانِ سعدی کی حیثیت باقی نگارشات سے زیادہ وقیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے باقی تصنیفات کی نسبت زیادہ تراجم کیے گئے ہیں۔

انگریزی زبان دنیا کی معتبر ترین زبانوں میں شمار ہوتی ہے اور اس میں دنیا میں لکھے جانے والے ہر عظیم ادب کے تراجم کی روایت اتنی پختہ ہے کہ بعض اوقات احساس ہوتا ہے کہ شاید یہ زبان ترجمہ نگاری کے لیے عالمی معیار کی حامل زبان ہے۔ گلستانِ سعدی کے بھی متعدد تراجم انگریزی زبان میں موجود ہیں جو ایک طرف اس کتاب کی مقبولیت پر شاہد ہیں اور دوسری طرف مغربی دنیا میں شیخ سعدیؒ کی تفہیم کا ایک قابلِ ذکر ذریعہ بھی۔ گلستان کے تراجم کے حوالے سے دانش گاہِ پنجاب لاہور کے زیرِ اہتمام، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تحقیق ملاحظہ ہو:

''پہلے پہل گلستان کا تعارف Adnre du Ryer کے فرانسیسی ترجے (پیرس ۱۶۳۴ء) کے ذریعے ہوا جس کے بعد یہ دوسری زبان مثلاً لاطینی از Gentius ایمسٹرڈم Amsterdam ۱۶۵۱ء جرمن (از Olearius ہیمبرگ ۱۶۵۴ء) ولندیزی (از Olearius) اور انگریزی (از Sullevan ۱۷۷۴ء) میں بھی متعدد بار شائع ہوئی۔'' [۴]

گلستان کے انگریزی تراجم کے سلسلے میں دکتر عبدالحسین یوسفی کی مندرجہ ذیل ترتیب ملاحظہ ہو: ''ترجمۂ انگش ادوارد رھاتسک، ہندوستان ۱۸۸۸م، تجدید چاپ بہ کوشش محمد حسین تسبیحی، تہران ۱۳۷۶ش، ترجمۂ انگلیسی ریچارد برتن، اندن ۱۹۲۸م، ترجمۂ انگلیسی دو باب اوّل گلستان از ا۔ ج۔ آربری، لندن ۱۹۴۵م۔'' [۵]

ڈاکٹر محمد خزائلی نے شرحِ گلستان میں ''ترجمہ ھای انگلیسی'' کے عنوان سے ۱۸۰۶ء میں Gladuein کے انگریزی ترجے کو

گلستان سعدی کا پہلا ترجمہ قرار دیا ہے اُن کے الفاظ میں:

''در سال ۱۸۰۶ اصل کتاب گلستان با ترجمۂ انگلیسی آن بوسیلۂ Gladiuin گلادوین در کلکتہ منتشر شد و این ترجمۂ انگلیسی چندین بار در اللہ آباد و کلکتہ ولندن تجدید طبع شدہ است۔''[۶]

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام The Encyclopedia of Islam (والیم viii) کے مطابق انگریزی زبان میں خصوصاً انگلستان کے حوالے سے سر ولیم جونز نے تفہیم سعدی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق :

"In Germany Herder, and in England Sir William Jones were both enthusiastic advocates of Sa'di's words."[۷]

گلستانِ سعدی کے تراجم کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے تاکہ ایک اجمالی جائزے سے علم ہو سکے کہ انگریزی زبان میں کون سے تراجم ہو چکے ہیں:

☆ Gulistan in English translation by Francis Gladuein

انگریزی زبان میں یہ ترجمہ گلادین نے ۱۸۰۶ء میں کیا اور ہندوستان پریس کلکتہ نے اسے چھاپا۔ اس کے دو حصے ہیں، پہلے میں انگریزی ترجمہ اور دوسرے حصے میں توضیحات ہیں۔

☆ J. Dumowin نے گلستان کا ترجمہ کیا جو Mirror Press کلکتہ سے چھپا۔ اس کتاب کے دوسو انچاس صفحات ہیں۔[۸]

☆ The Gulistan of Sheikh Saidy by R.P. Anderson

یہ ترجمہ ۱۸۶۱ء میں بشپ کالج پریس کلکتہ سے چھپا۔ اس میں مقدمہ بھی شامل ہے۔ جو اُردو مترجم کے Notes کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کے ۶۰۳ صفحات ہیں۔یہی ترجمہ ۱۹۸۰ء میں لوک ورثہ، اسلام آباد نے بھی شائع کیا۔[۹]

☆ عربیات گلستان مادستورِ زبانِ عربی بہ انگلسی یہ کتاب بھی کلکتہ میں شائع ہوئی۔ اس کے سنِ اشاعت کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کے پہلے حصے میں گلستان کے عربی جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے

☆ Edword B. Eastwick نے بھی ایک ترجمہ کیا جو ۱۸۵۰ء میں شائع ہوا۔ یہ مترجم آکسفورڈ یونیورسٹی میں استاد تھے اور انہوں نے مشرقی زبان و ادب میں بہت کام کیا۔

☆ راس Ros کا انگریزی ترجمہ ایشیاٹک سوسائٹی نے چھاپا اور یہ سنِ اشاعت کے بغیر ہے۔[۱۰]

☆ ڈاکٹر محمد خزائلی کے مطابق ''بہترین ترجمہ جو چھپا ہے وہ بنارس سے ۱۸۸۸ء میں چھپا لیکن اس کے مترجم کا نام اور دیگر معلومات نہیں ملی ہیں۔

ڈاکٹر محمد خزائلی کے الفاظ میں جس ترجمہ کو زیادہ وقیع ہونے کا اعزاز حاصل ہے وہ ملاحظہ ہو:''بہترین و معتبر ترین ترجمۂ انگلسی گلستان بوسیلۂ مجمع آسیایی در بنارس انجام گرفتہ کہ در ۱۸۸۸م درلندن منشر گردیدہ است۔''[۱۱]

☆ پہلا منظوم انگریزی ترجمہ جس میں سعدی کے اشعار کو انگریزی میں ڈھالا گیا ہے اس کے بارے میں ڈاکٹر محمد خزائلی کی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔

''در سال ۱۸۸۹ م یکی از شعرای انگلستان بنام راجرز Rogers گلستانِ شیخ را بہ انگلیسی منظوم ساختہ و شاعر دیگری از انگلستان بنام A.H.Hayatt دھیات تحت عنوان برگ ہائے گل از سعدی در سال ۱۹۰۸ بر گلستان لاباس انگلیسی پوشایندہ است۔''[۱۲]

☆ اے۔جے۔ آربری (A.J. Arbery) نے اپنی کتاب Classical Persian Literature میں فارسی کے معروف شعراء کے حالات و کلام پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے مختلف عہد کے شعرا کو پندرہ ابواب میں عہد بہ عہد درج کیا ہے اور نہ صرف فارسی شاعری بلکہ افسانوی ادب پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔ مذکورہ کتاب کا آٹھواں باب سعدی شیرازی (Sadi of Shiraz) کے نام معنون کیا گیا ہے۔

اے۔جے۔ آربری مشرق شناسی میں ایک اہم نام تو ہے ہی لیکن سعدی کے حوالے سے اس کی خصوصی دلچسپی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ فارسی زبان و ادب کو مغربی اقوام میں متعارف کروانے میں ہمیشہ ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ انہوں نے سعدی کے سوانحی حالات گلستان اور بوستان میں سعدی کی اپنی روایتوں اور حکایتوں سے اخذ کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ قابلِ صد ستائش ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"In any case it has been recongnized that Sa'di's writings afford a very insecure basis for the reconstruction of this biography."[۱۳]

اے۔جے۔ آربری کی کتاب سے یہ شہادت بھی ملتی ہے کہ آر۔اے۔ نکلسن نے گلستان کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جس کی مثالیں اور حوالہ جات کتاب مذکور میں موجود ہیں۔ بوستان کے حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بچپن میں یتیم ہو گئے تھے۔

"Fall well, I know the pains that orphan bear For as a child I lost my father's care."[۱۴]

اس طرح سعدی کے اشعار کے حوالے سے بھی ہمیں سعدی کے کلام اور تحریروں کی داخلی شہادت سے علم ہوتا ہے۔ آر۔اے نکلسن کے ترجمہ سے ہی آربری نے سومنات مندر کے بُت توڑنے کا واقعہ بھی بیان کیا ہے۔

☆ ای۔ جی۔ براؤن (E.G.Browne) کے بارے میں بھی آربری کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ گلستان کا ترجمہ انہوں نے بھی کیا تھا اور خصوصاً دیباچہ کے حوالے سے کارآمد معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح سر ولیم جونز اور فرانسس گلادوین کے تراجم سے بھی آربری کی کتاب کلاسیکل پرشیئن لٹریچر سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

اے۔ جے۔ آربری نے گلستان سے متعدد حکایات اور اشعار کا ترجمہ اس خوبصورتی سے کیا ہے کہ اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ عموماً اجنبی زبان سے ترجمہ نگاری مشکل فن ہے اور خصوصاً رمز و ایماء اور استعارہ و کنایہ کا استعمال جو سعدی کے ہاں پایا جاتا ہے اس کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا ایک اہم اور ادق معاملہ ہے لیکن آربری کی چند مثالیں دیکھیں تو اندازہ ہو گا کہ اُس نے کس قدر

مہارت اور خوش اسلوبی سے سعدی کے ابیات کو انگریزی زبان کا جامہ پہنایا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ نہ تو دامنِ خیال کو گزند پہنچا ہے اور نہ ہی پیکرِ خیال میں بد زیبی یا بے احتیاطی کا گمان گذرتا ہے۔ ترجمہ میں جو بات شاعر کے دل سے نکلی ہے وہی مترجم کے دل کی آواز بن گئی ہے۔

"Grace of God reston him, whose loving care Nurtured thee, and on her who did three bearn Intellect doth with love but ill agree where the slave slays the lord, Implacably Sa'di! poet sweeter page never write For a present to an age great with writ."[۱۵]

گلستان کی اہمیت اور ادبی حیثیت پر آربری کا مختصر تاثر ملاحظہ ہو:

"It is in the Gulistan that one must look to discover Sadi's art, mestery and personality."[۱۶]

☆ پروفیسر محمد کاظم کامران نے Wisdom of Sa'di کے نام سے سعدی کے علم وحکمت پر ایک گراں قدر کتاب تحریر کی ہے جو بلاشبہ انگریزی زبان میں سعدی پر اہم کتاب ہے اور موجودہ عہد میں انگریزی خواں طبقے کو شیخ سعدی سے متعارف کرنے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔ مصنف نے پیش لفظ میں تحریر کیا ہے۔

"This is the first type of work where the verses from Gulestan and Boostan have been dealt with subjective."[۱۷]

اس کتاب میں عنوان وار گلستان اور بوستان کے ابیات کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ پروفیسر محمد کاظم کامران نے سعدی کے فارسی متن کے ساتھ عنوان وار ترجمہ کر کے انگریزی کے دامن کو کشادہ کیا ہے۔ محبت، امن اور سلامتی کے حوالے سے سعدی کے خیالات کو پیش کرتے ہوئے محمد کاظم کامران کا اندازِ تحریر ملاحظہ ہو:

با مردم سھل خوی دشخوار مگوی
با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

"Speak not harshly to men of gentle manners; seek not hostality with one who knocks at the door of peace."[۱۸]

پروفیسر محمد کاظم کامران نے رواں دواں اسلوب میں انتہائی آسان فہم اور حساس ترجمہ کر کے سعدی کے خیالات کو کمال خوبصورتی سے ذریعۂ اظہار بنایا ہے۔ اُن کے ترجمے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ ہند میں شیخ سعدی کی مقبولیت کا گراف مغل حکمرانوں اور سلاطین کے عہد سے لے کر آج تک بڑھا ہے گرا نہیں۔ پروفیسر محمد کاظم کامران نے، A.J. Arberry, Francis Gladeain اور E.G.Browne کے حوالوں سے گلستان اور بوستان کی ادبی وعلمی حیثیت پر اپنے پیش لفظ میں بھر پور انداز

سے روشنی ڈالی ہے۔

گلستان کے متعدد ابیات کو موضوع وار انگریزی ترجمہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختصر تبصرہ کر کے سعدی کی خصوصیات کو نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان تراجم کی تعداد کم و بیش چودہ سے زیادہ ہے جن میں سے بعض دستیاب ہیں اور بعض کم یاب ہیں بعض مکمل اور بعض جزوی ہیں۔ غلام اکبر نے اپنے مقالے" گلستانِ سعدی کے اُردو تراجم" میں کل دستیاب انگریزی تراجم کی تعداد سات بتائی ہے جن میں سے چھ کے [مقام اشاعت معلوم ہیں] جبکہ ایک کا نامعلوم ہے۔[۱۹] جملہ انگریزی تراجم سے محسوس ہوتا ہے کہ مشرق و مغرب میں سعدی کی شاعری اور تحریروں کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شیخ سعدی کی تفہیم سے مشرق شناسی کا ایک نیا دور شروع ہوا اور مشرقی اقدار و روایات اور تعلیمات کو ایک نئے زاویہ سے پیش کرنے کا چلن عام ہوا۔ اس طرح سے ایک طرف تو بین العلومی اور بین اللسانی تعلقات بحال ہوئے اور دوسری طرف مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے مابین مکالمے کی راہیں کھلیں۔

حوالہ جات

۱۔ مولانا الطاف حسین حالی، حیاتِ سعدی، طبع دوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۰ء، ص ۸۸

۲۔ مولانا قاضی سجاد حسین (مترجم و محشی) گلستانِ مترجم، لاہور: مکتبہ حمانیہ، س ن، ص ا

۳۔ مولانا الطاف حسین حالی، حیاتِ سعدی، ص ۹

۴۔ اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، لاہور: زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب، جلد ۱۱، طبع اوّل ۱۹۷۵ء، ص ۷۷

۵۔ غلام حسین یوسفی، ڈکتر، گلستانِ سعدی، تہران: شرکت سامی انتشارات خوارزمی چاپ چہارم، ۱۳۶۷ھ، ص ۵

۶۔ محمد خزائلی، ڈکتر، شرحِ گلستان، ایران: چاپخانہ محمد حسن علمی، چاپ پنجم، بہار ۱۳۴۳، ص ۶۱

7. Encyclopedia of Islam, New Edition, edited by: CE Bosworth, Leiden E.J.Brill, P. 722

۸۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، ثاقب، تاثیر سعدی، در شبہ قارہ، مقالہ پی ایچ۔ ڈی (غیر مطبوعہ)، ایران: تہران یونیورسٹی، ۱۳۷۷ ق، ص ۱۱۲

۹۔ ایضاً، ص ۱۱۳

۱۰۔ عارف نوشاہی، آثارِ سعدی در شبہ قارہ، گجرات: مرکز تحقیق و تالیف، المیر ٹرسٹ، ۲۰۰۰ء، ص ۳۹

۱۱۔ محمد خزائلی، ڈکتر، شرحِ گلستان، ص ۲۱

۱۲۔ ایضاً، ص ۲۲

13. A.J. Arberry "Classical Persian Literature" London: Ruskin House, 2nd Edition, p 187

14. Ibid, P 188 15. Ibid, P 210, 11, 13

16. Prof. M. Kazam Kamran, Wisdom of Sadi" Mumbai: India, 2001, P 56

17. Ibid, P xi, 8, 9 18. Ibid, P 9

۱۹۔ غلام اکبر، گلستانِ سعدی کے اُردو تراجم، مقالہ برائے ایم فل (اُردو)، لاہور: مملوکہ لائبریری پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۹۵